[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

ازعدالت عظمی

اسٹیٹ آف جموں و کشمیر

بنام

رومش چندر اور دیگران

27 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

جموں وکشمیر اسٹیٹ نیشنلائزیشن آف فاریسٹ ورکنگ ایکٹ، 1985:

جموں وکشمیر نیشنلائزیشن آف فاریسٹ ورکنگ آرڈیننس، 1986:

جموں وکشمیر نیشنلائزیشن آف فاریسٹ ورکنگ ایکٹ، 1987:

ٹرائل – ملزمان کی رہائی – جواز – جواب دہندگان کو لکڑی نکالنے کے لیے پٹہ پر دی گئی۔ – حد بند جنگل سے لکڑی ہٹانے کے لیے ان کے خلاف درج ایف آئی آر – فرد جرم – ٹرائل کورٹ کے ذریعے رہائی – ریاستی عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کردہ نظر ثانی پر رہائی آرڈر کی تصدیق ہوئی – ریاست کی طرف سے پیش کردہ اپیل – منعقد، فرد جرم معاملے میں مزید کارروائی کے لیے جرم کو تشکیل دینے والے پہلی نظر کے ثبوت کی تشکیل کرتی ہے – عدالت کو متعلقہ قانون اور فرد جرم میں لگائے گئے الزامات کو دیکھنا چاہیے اور پھر اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا ملزم کو رہائی کرنے سے پہلے مقدمے کے لیے الزامات مرتب کرنے کے لیے کوئی جرم کیا گیا ہے – چونکہ عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی ہے۔ ایسا نہ کیا جائے کہ کیس کو نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا جائے – عدالت عالیہ کو معاملے پر دوبارہ غور کرنا چاہیے اور اسے قانون کے مطابق نمٹانا چاہیے۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی فوجداری اپیل نمبر 2009۔

1992 کے فوجداری آر نمبر 6 میں جموں وکشمیر عدالت عالیہ کے 23.4.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جگدیو سنگھ منہاس

جواب دہندگان کے لیے ڈی ڈی ٹھاکر، جی اے لون، پی ایچ پاریکھ، این این بھٹ، میسر بینا مادھون، رنجیت کمار، میسر انو موہلا اور میسر بنو

تمٹا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 23 اپریل 1992 کو فوجداری ترمیم نمبر 6 / 92 میں کیا گیا تھا۔ مدعا علیہان 5 سے 7، یعنی سدھیر کمار، شرت کمار اور دیویندر کمار کو بلوارڈ ویژن کے کمپارٹمنٹ نمبر 55 – 56 سے لکڑی نکالنے کے لیے پٹہ پر دی گئی تھی۔ یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ 28 اپریل 1978 کی پٹہ پر 31 دسمبر 1986 تک نافذ العمل ہونی تھی۔ جواب دہندگان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ کچھ دیگر مقاصد کے لیے اسے 31 دسمبر 1987 تک بڑھا دیا گیا تھا۔ ہمیں اس سلسلے میں کوئی نتائج ریکارڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے صرف اس طرح نوٹ کیا جاتا ہے جس طرح مانگا جاتا ہے۔ حکومت نے 22 فروری 1985 کو ایک حکم جاری کیا ہے جس میں مذکورہ تین ٹھیکیداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ 3 ستمبر 1984 تک لکڑی نکالنے کا کام مکمل کریں اور اس کے بعد غیر محفوظ شدہ لکڑی ریاست کے قبضے میں رہے گی۔ مانا جاتا ہے کہ یہ صرف ایک انتظامی حکم ہے۔ 24 ستمبر 1985 کو جموں و کشمیر اسٹیٹ نیشنلائزیشن آف فاریسٹ ورکنگ ایکٹ، 1985 نافذ کیا گیا۔ اس کے تحت، حد بند جنگلات کے اندر پڑنے والی تمام لکڑی، اس تاریخ پر موجود کسی بھی لیز یا قرارداد کے باوجود، مذکورہ تاریخ سے ریاست کے پاس تھی۔ 22 نومبر 1984 کے سرکاری حکم پر عدالت عالیہ نے 12 مارچ 1984 کو 1983 کے ڈبلیو پی نمبر 48 اور سی ایم پی نمبر آئی ڈی 1 میں ایک حکم کے ذریعے روک لگا دی تھی۔ جب جواب دہندگان نے ایکٹ کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے عرضی درخواست نمبر 968 / 85 دائر کی تو عدالت عالیہ نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا :

"ڈی ایف او بلوار کو کمشنر کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے کمپارٹمنٹ نمبر 55 – 56 بسوہلی، بنی، رینج بلوارڈ ویژن کے حوالے سے چھوڑنے کی جگہ پر جائے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ درخواست گزار کے ذریعے اس حکم کی منظوری کے بعد یعنی 13 نومبر 1985 کو نالے میں کوئی لکڑی نہیں چھوڑی جائے گی۔ تاہم ڈی ایف او بلوار نالے میں پہلے سے چھوڑی گئی لکڑی میں مداخلت نہیں کرے گا۔ مذکورہ لکڑی کو درخواست گزار کو ریاست جموں و کشمیر کے اندر دریائے راوی کے مشرقی کنارے پر واقع جمع کی جگہ شاہ پور کانڈی کے سامنے دریائے راوی کے مغربی کنارے تک اپنے خطرے اور قیمت پر اور فریقین کے حقوق پر تعصب کے بغیر اپنی محنت کے بذریعے لانے کی اجازت ہوگی۔ درخواست گزار کے پاس نالے میں پہلے سے چھوڑی گئی لکڑی ہوگی جو دریائے راوی کے مغربی کنارے پر لائی گئی ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، ڈی ایف او/ بلوار یا اس کے نامزد افراد کی نگرانی میں۔ درخواست گزار کو دریائے راوی کے مغربی کنارے پر لائی گئی لکڑی پر کوئی حق یا حق حق نہیں ہوگا۔ رٹ پٹیشن کو نمٹانے پر عدالت ذریعے بعد میں جو بھی فیصلہ کیا جائے، اس کے علاوہ جب

لکڑی کو دریائے راوی کے مغربی کنارے پر لایا جائے تو اسے مناسب رسید کے خلاف وہاں ذخیرہ کیا جائے گا اور یہ محکمہ جنگلات کے ماتحت رہے گا اور درخواست گزار اس سلسلے میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔ اس میں بعد میں مخالف فریق کو نوٹس دینے کے بعد کسی بھی فریق کے ذریعے اس سلسلے میں تبدیلی یا ترمیم کی جا سکتی ہے۔"

اس کے بعد 13 دسمبر 1985 کو عدالت عالیہ نے اس ایکٹ کو کالعدم قرار دے دیا۔ جموں و کشمیر نیشنلائزیشن آف فاریسٹ ورکنگ آرڈیننس نمبر 5 آف 1986 کو 31 جنوری 1986 کو 24 ستمبر 1985 سے ماضی کے اثرات کے ساتھ منظور کیا گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضابطہ ختم ہو گیا اور اس کے بعد 16 دسمبر 1986 کو ایک اور ضابطہ جاری کیا گیا جس کی جگہ جموں و کشمیر نیشنلائزیشن آف فاریسٹ ورکنگ ایکٹ 1987 نے لے لی جو 21 اپریل 1987 سے 24 ستمبر 1985 سے نافذ ہوا۔ چونکہ 1986 کا ضابطہ 5 24 ستمبر 1985 سے نافذ ہوا۔

1986 کے ضابطہ 5 کی دفعہ 3 (اے) میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ "اس ضابطہ کے آغاز سے ہی کسی بھی قانون، قاعدہ دستاویز، قرارداد یا قرارداد یا کسی عدالت یا اتھارٹی کے کسی فیصلے، فرمان یا حکم میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود، کوئی بھی شخص کوئی درخت نہیں گرائے گا یا کسی لکڑی کو تبدیل نہیں کرے گا یا کسی درخت کی کٹائی نہیں کرے گا یا ریاست کے کسی حد بندی والے جنگل میں کسی لکڑی کو تبدیل یا ہٹائے گا"۔ دفعہ 9 جرمانے کا تعین کرتا ہے اور کہتا ہے کہ "کوئی بھی شخص جو اس آرڈیننس توضیعات کی خلاف ورزی کرتا ہے یا اس کی خلاف ورزی میں مدد کرتا ہے، اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت پانچ سال تک ہو سکتی ہے لیکن تین سال سے کم نہیں ہو گی"۔ اپیل کنندہ نے ایک ایف آئی آر درج کی جس میں چار نامزد افسران اور مدعا علیہ کے کرایہ داروں کے خلاف کچھ الزامات کا الزام لگایا گیا۔ تفتیش کرنے کے بعد پولیس کی طرف سے سات افراد کے خلاف فرد جرم دائر کی گئی جس میں مذکورہ بالا تین کرایہ دار مدعا علیہان بھی شامل ہیں جن کے خلاف کئی جرائم ہیں اور چار افسران کے خلاف بھی جن میں کرایہ دار مدعا علیہان کو حد بند جنگل سے لکڑی نکالنے کی اجازت دینے کی سازش وغیرہ شامل ہے جس کی تفصیلات کا ہم اس وجہ سے ذکر نہیں کر رہے ہیں کہ ہم اس مرحلے پر میرٹ کی بنیاد پر معاملے کو نمٹ نہیں رہے ہیں۔ ٹرائل جج نے تمام ملزموں کو بری کر دیا۔ نظر ثانی دائر کرنے پر، عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں اس کی تصدیق کی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

ریاست کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری منہاس کا کہنا ہے کہ ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ ملزم کو بری کرنے میں درست نہیں تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈی ایف او کھوجریا اور چودھری گردھاری لال کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس لیے ان کے خلاف مقدمہ ختم کر دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ: کیا جواب دہندگان کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ بنایا گیا ہے؟ جواب دہندگان 5 سے 7، کرایہ داروں کی طرف سے پیش فاضل وکیل، شری ڈی ڈی ٹھاکر کا کہنا ہے کہ انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا اور وہ 1986 کے آرڈیننس 5 یا ایکٹ توضیعات کے تحت نہیں آتے ہیں جسے عدالت عالیہ نے یا 1987 کے ایکٹ نمبر 7 نے کالعدم قرار دیا تھا۔ اس لیے ان کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، ہم اس معاملے پر اہلیت کے لحاظ سے غور کرنے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ عدالت عالیہ کو ایکٹ کی تمام متعلقہ توضیعات اور جرائم اور فرد جرم میں کیے گئے دعووں کو مدنظر رکھتے ہوئے فریقین کے تنازعات پر غور کرنا چاہیے تھا۔ اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ چارج شیٹ پہلی نظر میں ثبوت تشکیل دیتی ہے جو معاملے میں مزید کارروائی کے لیے جرم تشکیل دیتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ عدالت کو متعلقہ قانون اور فرد جرم میں لگائے گئے الزامات پر غور کرنا چاہیے اور پھر اس بات پر

غور کرنا چاہیے کہ آیا ملزم کو بری کرنے سے پہلے مقدمے کے لیے الزامات مرتب کرنے کے لیے کوئی جرم کیا گیا ہے۔ چونکہ عدالت عالیہ نے ایسا نہیں کیا ہے، اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مناسب ہے کہ عدالت عالیہ معاملے پر دوبارہ غور کرے اور اسے قانون کے مطابق نمٹائے۔ دونوں طرف سے قابل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے تمام تنازعات کو کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وکیل کے لیے عدالت عالیہ میں اس معاملے پر بحث کرنا کھلا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور مقدمہ کو نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ ایک پرانا مقدمہ ہے، اس لیے ہم عدالت عالیہ سے درخواست کریں گے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اسے جلد از جلد نمٹائے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document